اکابرین احباب معاصرین اور دار العلوم کے معاونین کے نام بعض خطوط

یوں تو محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رح کے اپنے اکابر، اساتذہ، والد صاحب، معاصر علماء، تلامذہ اور احباب و مخلصین کے نام خطوط کا ایک عظیم اور بیش بہا خزانہ ہے جسے مستقل ترتیب، تحشیہ اور تدوین کی ضرورت ہے اور یقیناً یہ عظیم کام بھی مکاتیبِ شیخ الاسلام رح کی طرح منصۂ شہود پر آجائے گا، خوفِ طوالت اور "نمبر" کے مضامین کی ضخامت کے پیشِ نظر ہم ذیل میں صرف چند خطوط نذرِ قارئین کر رہے ہیں۔

● یہ خط دار العلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رح کے نام لکھا گیا ہے جو عقیدت و محبت، احترامِ اکابر، وارفتگی اور نیازمندی اور عجز و انکسار کا مظہر ہے۔ خط پر ۲۳ر صفر ۱۳۷۳ھ کی تاریخ درج ہے۔

حضرت قبلہ مخدومنا المعظم دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مؤدبانہ گذارش ہے کہ جُبّہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ کے ذریعہ ارسالِ خدمتِ اقدس کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا کا مکتوب لاہور سے آیا ہے کہ جُبّہ حضرت قبلہ مہتمم صاحب کی خدمت میں ارسال کر چکا۔ اگر جُبّہ خدمت میں پہنچ چکا ہو تو مطلع فرما کر اطمینان و مسرت کا موقع عنایت فرمایا جائے۔ اگرچہ وہ جُبّہ نہایت حقیر ہدیہ ہے مگر اسے قبول فرما کر بندہ کے لیے اور دار العلوم حقانیہ کے حق میں دعواتِ مستجابہ سے سرفرازی عطا فرما دی جائے۔ ناچیز بحمدہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہے، امید ہے کہ حضرت مخدومی بعافیت ہوں گے۔ حضرت قبلہ نائب مہتمم صاحب و حضرت قاری مولانا محمد سالم مدظلہما کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ حضرت مولانا عبد الحق و دیگر اکابرین کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

ناچیز خادم

عبد الحق از دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد پشاور، یوم دوشنبہ/۲۳ر صفر ۱۳۷۳ھ

● یہ خط حضرت مولانا مفتی عبد القیوم پوپلزئی کے نام ان کی جیل سے رہائی پر لکھا گیا جس میں عبرت و موعظت کے کئی پہلو موجود ہیں۔

بزرگوارم مجاہدِ ملت حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر کہ حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب جیل سے رہا ہو گئے، حد سے زیادہ مسرت ہوئی۔

اس میں شک نہیں کہ حق کی خاطر ایک داعیٔ حق اور مردِ مجاہد کے لیے صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کرنا اور اس میدان میں ثابت قدم رہنا ہی وہ کسوٹی ہے جس پر ہمیشہ کے لیے قدرت کے غیر متزلزل قانون "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (الآیۃ)" کے ماتحت اللہ عزوجل کے بندے پرکھے گئے ہیں اور جن کے مضبوط ارادوں کو باطل کی قوتوں نے متزلزل نہیں کیا ہے وہی اصل کامیاب نکلے ہیں، لیکن موجودہ قوم کی حالت کو سامنے رکھ کر اگر یہ کہا جائے کہ ایسے اکابرِ ملت کا قوم سے جدا ہونا ایک دن کے لیے بھی قابلِ برداشت نہیں ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس لیے آنجناب کی رہائی ہمارے لیے اور گرفتاری آپ کے لیے ایک نعمتِ عظمیٰ سمجھ کر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل مسلمانوں کو بالعموم اور ہم کو بالخصوص آنجناب کی مساعیٔ جمیلہ کی برکات سے بہرہ ور فرمائیں۔ حق تو یہی تھا کہ بندہ خود حاضرِ خدمت ہو جاتا مگر سال کے اخیر میں مصروفیات اس قسم کی بڑھ جاتی ہیں کہ فراغت ملنا دشوار ہوتا ہے، امید ہے کہ جناب معذور فرما دیں گے۔

فقط والسلام: بندہ عبد الحق از دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

● یہ خط جو طلبہ کی ایک درخواست کے جواب میں لکھا گیا ہے، طلبہ کی درخواست پر ۲۰ر ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ کی تاریخ درج ہے۔ تو لامحالہ حضرت رح نے یہ خط ۲۱ یا ۲۲ ربیع الثانی کو لکھا ہوگا۔ اس خط سے حضرت رح کا تعلیم و تربیت کا انداز، طلبہ سے شفقت و محبت، عجز و انکسار، مقصدیت اور کمالِ حکمت و مصلحت دانی کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس مکتوب کا پس منظر یہ تھا کہ دار العلوم حقانیہ کے طلبۂ دورہ حدیث نے باہمی مشاورت سے حضرت رح کی خدمت میں ششماہی امتحان کو موقوف کرنے کی درخواست دی اور عموماً طلبہ کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ امتحان نہ ہونے پائے، اس سلسلہ میں طلباء نے مشاورت کی تنظیم بنائی یا پہلے سے بنی ہوئی تنظیم "جمیعۃ طلباء قاسمیہ حقانیہ" کے اجلاس میں حضرت رح کو درخواست دینے اور امتحان ساقط کرانے کا فیصلہ کیا، طلبہ کی درخواست کی عبارت یوں ہے:-

بخدمتِ اقدس جناب قدوۃ العلماء شیخ التفسیر حضرت مہتمم صاحب دار العلوم حقانیہ

جنابِ عالی!

گذارش مؤدبانہ بحضورِ انور یہ ہے کہ کل بروز منگل ۱۹ر ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ مجلسِ شوریٰ جمیعۃ طلبۂ قاسمیہ کا خفیہ اجلاس زیرِ صدارت جناب مولانا سید گل بادشاہ صاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل موضوع پر بحث چھڑ گئی کہ حضرت شیخ التفسیر

مہتمم دارالعلوم حقانیہ سے سننے میں آیا ہے کہ "امسال موافق سہ ماہی امتحان کے ششماہی امتحان بھی لیا جائے"۔ تمام اراکینِ مجلسِ شوریٰ نے متفقہ فیصلے سے یہ تجویز پاس کی کہ امتحان میں کم از کم ہفتہ عشرہ خرچ ہوگا۔ چونکہ اسباق بہت کم ہوئے ہیں اس لیے حضرت والا کی خدمت میں باادب عرض کی جاتی ہے کہ حسب تجویز اراکین مجلس شوریٰ امتحان ششماہی معاف کیا جائے اور سالانہ امتحان کے لیے محنت وسعی کا موقع دے دیا جائے، عین نوازش ہوگی۔ والسلام

نیچے سرکردہ طلباء کے نام اور دستخط ہیں اور ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ کی تاریخ درج ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کا جوابی خط

محترم اراکین جمعیۃ زید مجدکم

بعد از سلام مؤدبانہ عرض ہے کہ آپ کی درخواست کو گہرے غور سے دیکھا اس کے جواب میں گذارش ہے کہ کتب درسیہ و دورہ کی خواندگی الحمدللہ کافی مقدار تک ہوچکی ہے بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اور بہ نسبت مدارس ہندیہ کے۔ اس بات پر بھی آپ ہی غور فرمائیں کہ ششماہی امتحان نہ ہونے کی وجہ سے علمی ترقی نہ ہوگی بلکہ بنیاد ہی جب کمزور ہو تو سالانہ کا بوجھ جب پڑے گا تو بنیاد کے ساتھ مکان بھی منہدم ہوگا یعنی سالانہ امتحان کا جب اعلان ہوگا تو طلبہ جانے کے لیے بستر باندھ کر چلے جائیں گے، قصہ ختم، نہ مدرسہ نہ طلبہ۔ مہربانم! آپ کا ششماہی امتحان آئندہ کے لیے بنیادِ مدرسہ کی مضبوطی کا موجب ہے، طلبہ و مدرسہ کی نیک نامی کا باعث ہے کہ واقعی دارالعلوم میں قابل طلبہ ہیں، دینی خدمت و علمی خدمت کے اہل ہیں ورنہ تو دارالعلوم کی امتیازی شان کا دعویٰ ہی غلط ہے یوں تو خدا کے فضل سے پاکستان و صوبہ سرحد کے تمام قصبوں میں درس ہیں، چند یوم پڑھانے اور چلے جانے سے نہ تو طلبہ مستند ہوتے ہیں نہ مدرسہ۔ آپ ہی سوچیں کہ جس ترقی کی راہ پر آپ کی کوششوں و محنتوں سے گذشتہ سہ ماہی امتحان کی وجہ سے دارالعلوم نے قدم اٹھایا دوسرے سہ ماہی (ششماہی) میں یکدم آپ اس کو اس راہ سے کوشش کر کے حاصل شدہ نیک نامی کو واپس لے رہے ہیں گویا رجوع فی الصدقہ فرما رہے ہیں، بات مخفی نہ رہے گی دنیا کہے گی کہ دارالعلوم کی تعلیمی حالت پست ہے۔ مجھے امتحان لینے کا نہ تو شوق ہے نہ اصرار، مگر اس پہلے سال اگر آپ جب امتحان نہ دیں جو کہ برائے نام امتحان ہے تو آئندہ کے لیے تو کوئی بھی امتحان نہ دے گا۔ اگر آپ صوبہ سرحد میں دارالعلوم دل سے چاہتے ہیں تو غور فرمائیے کہ رجعت قہقری تو نہیں ہے۔ اگر آپ دین کی خدمت کی خاطر، دارالعلوم کی بہبودی کی خاطر دوبارہ اجلاس فرما کر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو بہتر ہوگا، ورنہ تو جیسے آپ فرمائیں گے ویسے کریں گے۔ ذاتی طور پر کوئی فائدہ میرا اس امتحان میں نہیں۔

والسلام: عبدالحق غفرلہ

● یہ خط جس پر ۲۳ اپریل ۱۹۶۹ء کی تاریخ درج ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت مولانا فخرالدین صاحب مدظلہ کے نام ہے جس میں حضرت غورغشتویؒ کے سانحۂ ارتحال اور مرحوم کے صاحبزادے کے ساتھ اظہارِ ہمدردی و تسلیہ اور علمی و دینی خاندان سے ارتباط اور تعلق خاطر کا ذکر ہے۔

مخدومنا المکرم صاحب المجد والفضیلۃ حضرت مولانا فخرالدین صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مخدوما حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کا صدمہ ایسا روح فرسا ہے کہ اس کا اندمال نہیں ہوسکتا۔ مگر کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کے ارشاد کو بسر و چشم ماننا ہے اور قلب حزیں کے لیے تسلی کا ذریعہ ہے، رضا بالقضاء عبد کا شیوہ ہے۔ رب العزت حضرت شیخ رحمہ اللہ کو درجاتِ عالیہ جنت الفردوس میں عطا فرما کر اپنی رحمتوں سے مالامال فرمائے اور ان کی برکاتِ روحانی و علمی کو تا قیامت اولاد و احفاد میں باقی رکھے۔ آمین

افسوس کی حاضری سے آپ کی خدمت میں قاصر رہا، بیماری و تدریسی امور اور دارالعلوم حقانیہ کے مختلف عوارض در پیش رہنے کی وجہ سے کوتاہی ہوئی معاف فرمائیں۔ بہت دنوں سے ارادہ تھا کہ آپ کو ایک وقت کے لیے دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری کی تکلیف دی جائے مگر آپ کی عدیم الفرصتی کا لحاظ کرتے ہوئے جرأت نہ کرسکا۔ اب التماس ہے کہ چند حجاج کرام بھی حج سے تشریف لائے ہیں ان سے ملاقات بھی ہوجائے گی۔ امید ہے کہ حضرت والا مع حضرت مولانا محمد ابراہیم بوقت گیارہ بجے یوم انوار تشریف لائیں گے۔

والسلام: بندہ عبدالحق غفرلہ

● ذیل کا خط ۱۵ شوال ۱۳۷۰ھ کا تحریر کردہ ہے جس میں دارالعلوم کے ایک معاون اور ایسے صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا ہے اور اظہار امتنان، جس نے طلبۂ دارالعلوم کے لیے صابون کا ہدیہ بھیجا تھا۔ اس سے دارالعلوم کے روحانی ابناء اور عامۃ المسلمین یہ اندازہ بھی لگا سکتے ہیں کہ حضرتؒ نے اس گلشن علوم نبوت کی آبیاری اور نکھار و بہار کے لیے کس کس انداز سے محنت کی، کیسے کیسے لوگوں کے احسانات اٹھائے اور طلبہ علوم نبوت یعنی اضیاف نبیؐ کے لیے کتنے کتنے مرحلوں سے گذرے ہیں۔ تواضع و عبدیت اور فنائیت کی ایک جھلک بھی تو اس میں بھی چھلکتی نظر آتی ہے۔

عالی جناب محترم المقام والا شان جناب اقبال صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حضرت والا کا ارسال کردہ صابون موصول ہوا، بزرگوارم نے جس قدر عظیم الشان عطیہ غریب طلبہ مہمانان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھیجا ہے اور جو رفیع القدر امداد آنجناب نے دارالعلوم کے ساتھ کی ہے اس کا اجر عظیم رب کریم دنیا و عقبیٰ میں آپ کو عطا فرما دے۔

بزرگوارم! آپ جیسے نیک سیرت و دیندار معاونین کی برکت و خلوص کے ساتھ امداد فرمانے سے دارالعلوم دن بدن ترقی کر رہا ہے، الحمدللہ

محترما! اقامتِ دین کا فریضہ آپ حضرات ہی پورا فرما رہے ہیں، تحفظ دین کے لیے اس دور دہریت والحاد میں رب العزت نے چند نفوس کو جو آپ جیسے کریم الاخلاق ہیں توفیق رب العزت نے عطا فرمائی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ

جسے یہ توفیق ملی ہے یہ خداوندکریم کا بڑا عظیم الشان احسان ہے کہ دینی خدمت کیلئے منتخب فرمایا اور قلب میں یہ محبت پیدا کر دی کہ دین کی بقاء کے لیے کوشش کیجائے اور اپنے پاک اموال میں سے کچھ حصہ دینی کاموں میں لگا دیا جاوے۔

بزرگوارم دین کی محبت تو ہر مسلمان کے دل میں ہے مگر مالک الملک اس کا امتحان لے رہے ہیں کہ صرف محبت ہے یا کچھ عمل بھی ساتھ ہے، تو جن لوگوں کو توفیق عمل کی عطا کی گئی، یہ علامت ہے ان کی مقبولیت عند اللہ کی۔ آج پاکستان میں اس کی ضرورت ہے کہ ہم مسلمان دین کو پھیلائیں اور ظاہر ہے کہ دینی تبلیغ بغیر دینی مراکز کے مشکل ہے۔ ہم نے خداوندکریم کے بھروسہ پر اس ادارہ کی بنیاد رکھی ہے اور الحمدللہ کہ آپ جیسے مخلصوں کے تعاون سے ہمارے حوصلے بلند ہو رہے ہیں اور خدائی کام بہت ہی احسن طریقہ پر چل رہا ہے۔ اُمید ہے کہ کبھی آپ اپنی تشریف آوری سے ہمیں سعادت بخشیں گے اور اپنی دعواتِ صالح میں بھی یاد فرماتے ہوں گے۔

والسلام: آپ کا خادم، عبدالحق

از دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

● جناب الحاج ایوب ماموں صاحب کراچی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے محب خاص اور مخلص عقیدت مند ہیں انٹرنیشنل لیبارٹریز (PVT) لمیٹڈ کے ڈائرکٹر ہیں۔ انہوں نے حضرت رح کے خطوط کو ترتیب دار فائل کیا ہے وہ خطوط بھی مستقل ایک کتاب بن سکتی ہے ذیل میں ان کے نام خطوط سے صرف ایک خط نذرِ قارئین ہے

مکرمی ومحترم المقام عالی جناب الحاج ایوب ماموں صاحب زیدمجدکم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

امید کہ مزاج عالی بالخیر ہوں گے یہ بات معلوم کرکے بے حد مسرت ہوئی کہ آپ حقائق السنن کے تحشیہ کا اہم مضمون "کتاب اور تدوین حدیث" جسے مولانا عبدالقیوم حقانی نے بڑی محنت اور جانفشانی اور عرق ریزی سے مرتب کیا ہے آپ اپنے والد مرحوم کے ایصالِ ثواب کی نیت سے شائع کر رہے ہیں اور اس میں آپ نے میری اجازت کا بھی لکھا ہے مقالہ کی اہمیت اور ضرورت پھر خاص کر اساتذہ حدیث علماء اور طلبۂ دورۂ حدیث کی خدمت میں حفاظت و حجیتِ حدیث کے طور پر آپ جو تحفہ شائع کرکے پیش کر رہے ہیں واقعتاً یہ ایک بہت بڑی فضیلت اور دنیا و آخرت میں سعادتوں اور نیک بختیوں کا ذریعہ ہے اور اب مولانا عبدالقیوم صاحب نے اس میں مزید اضافے بھی کر دیئے ہیں۔

بہرحال ہر لحاظ سے یہ اقدام مبارک ہے باری تعالیٰ اسے والدِ مرحوم کے لئے ایصالِ ثواب اور رفع درجات کا ذریعہ بنائے آپ نے جو اس میں میری اجازت کا لکھا ہے اس قدر حسنِ ظن اور خلوص و محبت پر غائبانہ دعا اور شکریہ پیش خدمت ہے دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو مزید ترقیات بلند درجات اور دنیا و آخرت کی لازوال نعمتوں سے مالامال فرمادے والدہ صاحبہ کی خدمت میں تسلیمات اور دعواتِ صالحات پیش کر دیں اور دعا کی درخواست بھی۔

عبدالحق

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

۳۰ جنوری ۱۹۸۷ء

مکرمی ومحترم المقام عالی جناب الحاج ایوب ماموں صاحب زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ مزاج عالی بالخیر ہونگے اس سے قبل بھی عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں آج آپ کا مفصل مکتوب گرامی موصول ہوا، والدہ ماجدہ کے حادثۂ وفات اور انتقال سے قبل آپ کی ان کے ساتھ معیت و خدمت کی تفصیلات اور قدرت کی نیرنگی اور نظام پر قدرے غور کرنے سے بھی انسان کے سامنے عبرت اور نصیحت کے کئی باب کھل جاتے ہیں بہرحال آپ تو ہیں ہی خوش نصیب کہ زندگی کے ساٹھ سال والدہ ماجدہ رح کی معیت و خدمت اور ان کی نگاہِ رحمت تلے گذارے، آپ کی ہمشیرہ بھی خوش نصیب تھیں کہ تین روز قبل پہنچ گئیں تاہم آپ تو جو ان کو حرمین شریفین لیجانے اور ان کا آمادہ ہو جانے کا عزم کر لیا تھا انشاءاللہ قیامت تک اس کا اجر و ثواب ان کے نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہے گا اور آپ بھی اس میں برابر کے شریک ہوں گے اس سب کچھ کے باوجود بھی آپ کو جو اپنی خدمت میں کوتاہی کا احساس ہے اس کی بھی برکتیں اور عجز و انکسار پر خدا کی رحمتیں موعود ہیں میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ صحیح معنوں میں آپ کو اس کا مورد و مصداق بنادے، آمین ——— خدا کا شکر ہے اللہ کا بہت بہت احسان مرحومہ کے ساتھ یہ ہے کہ آپ جیسے دعاگو صدقۂ جاریہ چھوڑ گئیں ہیں، اولاد کی دعائیں' اور اخلاص بھری دعائیں والدین کے لیے آخرت کا نافع ذخیرہ ہوا کرتی ہیں' میرے خط سے جو آپ کو مسرت اور خوشی ہوتی ہے اس پر دلی شکریہ قبول فرمادیں آخر ہمارے پاس تو دعا ہی ہے اور خدا کا شکر ہے کہ گنہ گاروں پر دعا کرنے کی پابندی نہیں، اللہ کریم آپ کو اجرِ عظیم سے نوازے آپ کی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں بھی تسلیمات پیش خدمت ہیں اور دعا ہے کہ باری تعالیٰ سب کو نیک صلح اور دنیا و آخرت کے ترقیات اور لازوال نعمتوں سے مالامال فرمادے۔

والسلام عبدالحق

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

(۲۲/ فروری ۱۹۸۸ء)

● حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب دارالعلوم نورالاسلام حاجی شاہ کے ناظم اعلیٰ ہیں "مکتوبات نبوی" کی عمدہ طباعت کرکے پورے ملک میں تقسیم فرمائی ایک نسخہ حضرت شیخ الحدیث رح کی خدمت میں پیش کیا تو حضرت نے درج ذیل جواب مرحمت فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۸۹۲ پر)